رجسٹرڈ نمبر اے ۷۰۳



توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کریں گے بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر قانع اور مسخرالات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنائیے۔ دو کم قیمت پرچوں پر ترجیح دیجئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت۔ رائے کی اصابت بے لوث روایات اور صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجئے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیے اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا مطلب اور مذاق کے مطابق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما خیر شما بسلامت۔ چند پرچہ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام درم نہیں تو قدمے کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دو یا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ ترحم کر نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے ضخامت کے عقب میں پانچ چار شاہ نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارہا خریداروں کے دو لفافے ہر نیاز مند منیجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچے کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی نمبر روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب دو ماہ تک [illegible] نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جو بذریعہ خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی پرچہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے مشتہرین [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۳ و ۴

مضامین

بابت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء

مذمت عشق

(از افادات جناب ڈاکٹر ... صاحب ... ایم اے)

ستایا ہے طرب و نگو زمانہ … درد دل کی دوا ہے کھو دی
شب فرقت نے شور مچا دیا ہے … پھر سے مرنے کا وقت آیا پھر
آسماں کو تو چرخ دار ہے ہی … مجھ کو پہنچے کے داغ پارہ سہی
داغ اختر ہے جو کے رو شن ہیں … ماہ دلبر ہے جو کے روشن ہیں
اداسی کی گئی ساری کی گزاری رات … آج ان کو نہیں گمے ساری رات
کیا غرض ہو سے آسماں دیکھیں … اپنی آہ و فغاں دیکھیں
وہ بیہودہ کہیں تو شب بھر … آہ و فریاد کیوں نہ ہو شب بھر
گو گزر فرقت کی رات ہے بھاری … مل گیا دل کو شغل بیکاری
اور اگر کس سے دو جلتا ہے … انھیں پاؤں سے دل بہلتا ہے
عشق کی کیوں نہ ہم شکایت کریں … کیوں ہم اس کی ستائش کریں
الحذر عشق خانماں برباد … تیرے ہاتھوں سے ہو جہاں برباد
تو نے کٹوائے سر ہزاروں کے … تو نے لٹوائے گھر ہزاروں کے
ہے اطبرہ تجھ سے صد آفات … ہے تجھی سے یہ تلخی اوقات
تو نے فرقت کا دل پہ داغ دیا … تو نے ناشاد و نامراد کیا
تیرے کاموں سے بے بسی کی بربادی … تجھ سے ہو زندگی کی بربادی
واقعی بانی فساد ہے تو … ستم جان نامراد ہے تو
ہیں تجھی سے یہ ولولے دل کے … ہیں تجھی سے یہ حوصلے دل کے
تیرے باعث ہے جو سر دوں پہ خاک … تیرے ہاتھوں سے ہے گریباں چاک
تو نے دی آہ و سوز کو طاقت … تو نے بخشی ہے درد کو لذت
تیرا انعام گریہ و زاری … تیرا اکرام ذلت و خواری
تیرا احسان حسرت ہے حیاء … تیرے اُمیدوار ... ہے
تیر ... تیرا سینہ صد چاک تیر بغل میں ہے
دیوانہ تیرے کرم سے ہے … خود کشی تیرے دم قدم سے ہے
تیرا زندگی کا باعث ہے … دل کی بیچارگی کا باعث ہے
تیرا ... بے محل مرنا … تیرا انجام ہے اجل مرنا
تیرا ... جان مارا ہے … تو نے بے موت ہم کو مارا ہے

تیری جلاد جان بسمل ہے … بیگناہوں کا تو ہی قاتل ہے
مجھ سے ... دل پر ترا کا ہوم … ... بھی معصوم
تو نے رکھوائے سر پہ داغ ہیں … تو نے کیا کیا ہیں یہ داغ ہیں
ہے جس کو اسی وار کرے … پھر پلٹ کر اسی پہ وار کرے
تیرا فقرہ جو آئے وصل … تیرا ... سے وصال
تیری چھپی حیا ہ کرتا ہے … قتل پھر بے گناہ کرتا ہے
کیسے وعدے ہزار تو نے … کس سے وعدہ وفا کیا تو نے؟
پھیر لیتا ہے جو دل دے کے … داغ دیتا ہے تو ہی دل دے کے
کیوں نہ ... ہو بیدل تجھے … دل ہو جس داغ منفعل تجھ سے
تو نے دل ہیسار بارغ مراد … تو نے قتل کر دیا جوانِ مراد
تو نے مارا ہے جان سے ہم کو … تو نے کھویا جہان سے ہم کو
دین و ایمان سے ہاتھ دھوئے … ہم دل و جان سے ہاتھ دھوئے
ہیں نہ چھوٹیں گے کہ ہوش آئیگا … نقش ہیں دل پہ کہ ہوش آئیگا
دہو نہ سادی فراغ ہے تو … مرض سب لا علاج ہے تو
تیرا اک کھیل ہے ستمگاری … تیرا اک چھلاوہ ہے عیاری
تیرا حیلہ ہے خوبی لقد پر … ہیں پھرے تجھ سے کون کسی پیر
ہے ترے ساتھ ساتھ بے اثری … مجھ سے ہے درد چارہ گری

اک زمانے کو غم دیا تو نے
اک جہاں پہ ستم کیا تو نے

عشق کی جب بڑھ گئیں بیقراریاں … ہو گئیں بیکار سب ہشیاریاں
رنگ کیسے ہیں جیسے بیماریاں … درد وقالب کی ہیں یہ تیز دیاں
آہ ہے تاثیر آیا خیال … دل سے جو آئے گئیں ... یاں
فکر دنیا سے چھڑایا موت نے … ہو گئیں آساں سب دشواریاں
خاک میں ... مل گئیں … ہو ... اقرار یاں
موت کے پردے میں ... … ہو گئیں ... سب بیماریاں

(مرزا)

مطلع ... ہمیں ... نہیں ... اگر ... (ادیب)

اسباب ضعف عقل مع علاج

(از افادات ... مرزا ... مدظلہ)

یاد رکھنا ... اگر ... سوال ... ہیں

کی گرم بازاری ہو چکی ہے جیسی طاقت کر چکا ہے۔
[illegible] (ماخوذ)

جس طرح انسان کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں
اسی طرح انسانوں کی عقلیں بھی مختلف ہوتی ہیں [illegible]
کی تعلیم کا اثر بھی ان کی ذہنی حالت کو بدل سکتا ہے
[illegible] جو کسی [illegible]
[illegible]
اور سمندر سے بھی [illegible]
جن لوگوں کی تعلیم مساوی ہوتی ہے ان میں بھی
یہ فرق نظر آتا ہے۔ تمام انسان پیدائش سے
مساوی استعداد لے کر پیدا ہوتے ہیں لیکن بعض
[illegible] قوت عقل کے کم یا زیادہ استعمال سے
انسان کا ایک مادی عمل ہے ایک انسان دوسرے
انسان سے کمزور ہوتا جاتا ہے [illegible]
بھی اگر انسان ہی کا قصور ہو جائے [illegible]
دوسرے کی نسبت عقل [illegible] ہو جاتی ہے۔

انسان کی عقل ایک میزان خاص میں رہتی
[illegible] رہتی ہے۔ جس طرح مادی [illegible] عقل کو
[illegible] اسی نسبت سے [illegible]
بھی مقابلہ کمزور پائے جاتے ہیں۔

جسم اور عقل میں ایک ہی اشتباہ ہے۔ اگر جسم
[illegible] جسمانی ورزش سے [illegible]
اور مستقل ہو جاتے ہیں اسی طرح ذہنی ورزش
سے عقل [illegible] ہوتی ہے [illegible] نہیں۔
ابتدائی تعلیم سے جو کوششیں ذہنی ترقی کے لیے
کی جاتی ہیں [illegible] کامیابی کے ذریعہ
[illegible] لیکن جب انسان بالغ اور عاقل ہو کر
ترقی کی طرف خود بھی توجہ ہو اس حالت میں سب
[illegible] کہ ذہنی حالت [illegible]
[illegible] کامل [illegible]
جن لوگوں [illegible] کا وہم ہو جاتا ہے
[illegible] اپنی حالت پر غور کرنے کی
[illegible] نہیں [illegible] اگر کوئی [illegible]
[illegible]
وہ انسان ہی نہیں جو اپنی عقل صحیح کر سکے۔

مطابق ہو لیکن [illegible] کے مطابق [illegible]
[illegible]
جاہل [illegible] انسان [illegible]
عقل کے بیان کئے ہیں۔ اول وہ لوگ جاہل [illegible]
جو کام لیتے ہیں اپنی زندگی کا [illegible] عقل [illegible]
ہے [illegible] ہے۔ گو یا استاد یا جس کسی کو
اس مطلب کے [illegible] کریں [illegible] کہ
فلاں شخص ہم سے زیادہ صاحب عقل ہے اس کے
قول و عمل پر عمل کرنے لگیں۔ وہ اپنی عقل پر زور
نہیں دیتے۔ ایک وہ [illegible] ہے۔ وہ دوسرے
وہ لوگ ہیں جن [illegible] عقل کا زیادہ ہوتا ہے۔
مثلاً بیجا تعصب [illegible] ایسے افراد بہت [illegible]
بے زبان ہوتے ہیں اور [illegible] بھی۔ [illegible]
اپنی عقل سے بھی کام نہیں لیتے اور دوسروں کی بھی
نہیں سنتے۔ وہ صرف اپنے ہم خیال اور ہم رائے
اشخاص کی سنتے ہیں۔ ان میں پڑھے لکھے آدمی
بھی شامل ہیں۔ [illegible] عقل [illegible]
[illegible] ان کو مطالعہ کا شوق بھی [illegible]
[illegible] ان کے موافق کچھ کہا جاتا ہے۔
اگر کسی کتاب سے اقتباس بھی کرتے ہیں تو صرف
ایسے ہی جملے [illegible] جو ان کے بیجا تعصب کی
[illegible] حمایت کرتے ہوں۔ تیسرے وہ لوگ جو عقل
کے [illegible] ہیں کہ اپنی عقل اور عقل
کے فیصلوں پر کار بند ہوں لیکن [illegible]
اس کام کرنے [illegible] لیتے ہیں جس کی انہیں
لیاقت نہیں۔ ان کا احساس درست ہے
اور [illegible] صحیح ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] زندگی کی عام
[illegible] اگر [illegible]
نہ تھا۔ [illegible] اخلاق۔ [illegible] الٰہیات کے اہم
مسائل میں بھی [illegible] دیتے ہیں
[illegible] فیصلوں پر [illegible] ہو جاتے
ہیں [illegible] کے دماغ میں
[illegible] ایسے لوگوں کو [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی تعلیم کو [illegible]
[illegible] قوت کی [illegible]
کی تکمیل [illegible] ہے۔ پھر [illegible]
کی قوت کی ضرورت [illegible]
[illegible] کسی [illegible]
[illegible] ہے۔

(علاج) ایسے لوگوں کے [illegible] کسی
[illegible] استاد یا [illegible] تعلیم [illegible]
کریں [illegible] حاصل [illegible]
[illegible] اخلاق۔ [illegible]
کے متعلق مسائل پر عقل [illegible] کریں [illegible]
[illegible] منطق [illegible] کے مطالعہ
کریں یا کسی استاد سے پڑھیں [illegible] منطق کی
کتابوں کی ضرورت نہیں۔ صرف علم منطق سے
غرض ہے وہ تھوڑی سی باتیں [illegible] جلد [illegible]
ہو سکتی ہیں [illegible] خصوصاً بیجا تعصب
کے وقت [illegible] ایسی
[illegible]
[illegible] پڑھیں۔ [illegible]
[illegible] تجربہ اور
مشاہدے کی وسعت پیدا [illegible]
کے لیے [illegible] اس مطلب کے [illegible]
[illegible] کا مطالعہ [illegible]
[illegible] طبیعیات کیمسٹری [illegible]
[illegible]
نام سے موسوم کیا ہے اس کے بعد تکمیل [illegible]
کے [illegible] ضروری ہے
[illegible] کی ایک [illegible]
[illegible] کی تکمیل [illegible]
ہو سکتا ہے [illegible]
کے بعد بھی [illegible] اگر کوئی [illegible]
[illegible]

جواب ہے کہ اس امر کا [illegible] کا خاص ہے
نہیں کہ [illegible] نہیں ہے۔ [illegible]
[illegible] وقت کی
حالت ہے۔ [illegible] (ایڈیٹر)
[illegible] کہ کلام کو غلطیوں سے بچنے کا وسیلہ
[illegible] ہاتھ آگیا۔ [illegible] صورت میں
[illegible] نہیں مل سکتے [illegible] تحقیق کے
[illegible] اس طریقے سے [illegible]
حال ہے۔ [illegible] اہل کمال کی
تقلید ہی کرو۔ اور بیہودہ [illegible] کرنے سے
باز آؤ گے۔

نوٹ از طرف ایڈیٹر۔ [illegible] کے جواب کی
تقلید انھیں آتا ہی کیا ہے؟

تفصیل اجمال و تشریح مقال

(نمبر ۲ بسلسلہ [illegible] اکتوبر)

(۶) [illegible] جس [illegible] آپ نے
مطلع کیا ہے [illegible] اس فقرے میں [illegible] ایک ہی لفظ
[illegible] نہیں [illegible] مفصل نہیں
[illegible] ایک فارسی [illegible] لفظ
[illegible] کیا گیا ہے [illegible]
جناب [illegible] صاحب [illegible] کرتے ہیں [illegible]
دہان کے تیور نہیں [illegible] کوئی پوچھے کیوں؟
وجہ؟ سبب؟ علت؟ دلیل؟ کیا [illegible]
[illegible] اردو [illegible]
[illegible] نہیں؟ جناب کے تیور [illegible]
(۷) [illegible] قیاست کا
[illegible] ہے۔ کیا [illegible] ان [illegible] کے
[illegible] فقرہ نمبر ۲ میں
[illegible] ایک [illegible] ہے جس نے حضرت کے
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ایک طالب [illegible]
سے [illegible] معقول جواب [illegible]

[illegible] جواب [illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] آپ پسند کرتے [illegible]
[illegible] جواب دے سکتے [illegible]
کیا [illegible] الفاظ
میں [illegible] ہیں؟ [illegible]
آفت۔ زور۔ پناہ۔ قیامت۔ غضب۔ قہر۔ [illegible]
کا استعمال [illegible] حالت بیان
کرنے کے [illegible] مقصود [illegible]
[illegible] حالت [illegible] ظاہر [illegible]
[illegible] دونوں [illegible]

رات کا خواب آنکھیں [illegible]
آپ [illegible] ہے

[illegible] قیاس [illegible] کی [illegible]
ہے۔ اسی طرح [illegible]
[illegible] ہے۔ امید نہیں ہے کہ آپ [illegible] کی
طرح اہل زبان سے طالب [illegible]
[illegible] سے سوا کسی مشہور شاعر [illegible] کے
[illegible] کا نام [illegible]
[illegible] ہیں۔ لیکن اگر آپ [illegible]
[illegible] کی کمی نہیں۔

واضح رہے کہ مضمون [illegible] میں آپ سے
مراد [illegible] یا آپ کی ذات
خاص۔ جواب مضمون [illegible]
صاحب سے مطلوب ہے [illegible]
ہاں اگر آپ جواب دیں [illegible]
[illegible] کا کام ہے

(۹) [illegible] کی [illegible] آپ [illegible]
[illegible] ہے کمال! آپ کو [illegible]
[illegible] ہے؟ اگر [illegible] کوئی
[illegible] ظاہر [illegible]
[illegible] کی جگہ [illegible]
[illegible] مشہور [illegible] استعمال
کیے ہیں [illegible] رنگ [illegible]
[illegible] سے بدل گیا ہے۔

(۱۱) [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] صاحب نے [illegible]
ہم [illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] آپ کی [illegible] سے باہر
ہے [illegible]
[illegible] نہیں سکتی۔

(۱۲) [illegible] کی جگہ [illegible]
[illegible] آپ [illegible] کہتے ہیں۔ جناب کی
[illegible] ایک شاعر [illegible]
[illegible] کرتا ہے۔ مگر وہ
شاعر [illegible] کی تقلید [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] جواب [illegible] اصل
ایڈیٹر صاحب اردوئے [illegible] کے جواب کی [illegible]
[illegible] کی جانب [illegible]
دہان اردو کو [illegible] ہیں۔

واضح ہے کہ [illegible] میں بھی [illegible]
اردو میں اپنے [illegible] کے لحاظ سے [illegible]

جن

جو حضرت [illegible] کی [illegible] میں [illegible]
[illegible] نومبر [illegible] میں شائع ہوا ہے
[illegible]
حضرت [illegible]
[illegible] کا تعلق [illegible] سے

اس رسالہ میں [illegible]
[illegible] کے متعلق [illegible]
[illegible] جن کی
[illegible]
[illegible] اس [illegible]
[illegible]
سال سے [illegible]
[illegible]
[illegible] سوال [illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible] سوال [illegible]
[illegible] آباد لکھنؤ

عراق عرب میں بھی فارس میں بھی ادبی حلقات کا اور کہ ہوا تھا میں ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ مرکزی حلقات کے علاوہ ہر زمانے میں تمام عرب کا عربی کلام تمام عرب کے سمجھ لیتے تھے۔ یہی نہ ہوا کہ دنیا بھر کے عربی شاعر و خطیب عرب کے خصوصیات پر پورا عمل کرتے اور کلام میں ان کو ملحوظ رکھتے کیونکہ جو بھی چاہتا تھا کہ ادب سے متعلق خیالات کے اعتبار سے مرکز ظاہری نہ تھا۔ خیالات ہر شاعر کے جدا گانہ ہوتے ہیں جنتی کر دیکھیے کبھی خیالات عربی زبان میں ادا کرتا ہے مگر اسکی زبان بھی ہر عرب کہہ سکتا تھا۔ خیالات بڑے بڑے اہل زبان خود فکر کے بعد کہتے تھے اس لیے کہ وہ اکثر لیے غرابت و اجنبیت سے خالی نہ تھے۔ علاوہ شرعی لکھنے کا اصل سبب یہی ہو (یہ سب تسلیم یا نہ ہو کہ کاروباری مقام ہونے کے باوجود صنائع و جواہر کا شکار ان سوسائٹیوں کی مالی اعانت کرتی ہیں جو ادبی خدمات کرتی اور

خصوصیات زبان کو بگڑنے نہیں دیتیں۔ اس کا مرکز دہلی تھا۔ تو جب اجڑا تو جو یہ سوسائٹی نے زبان کی حفاظت کا فرض فراموش کر دیا۔ لکھنؤ کاروباری شہر ابھی تک نہیں۔ یہاں کے علما سرکاری کے باعث انگریزوں کی تقلید ابھی کم کرتے ہیں مگر شخصی حیثیت سے۔ یہی سبب ہے کہ خصوصیات کی تیسری کا بھی نہیں چلا۔ لکھنؤ والے زبان کے مردم نہیں علم میں انھوں نے صرف کیا ابھی تو متقدمین کے اگلے بزرگوں کے نظم و نثر کلام میں جو ہم معنی الفاظ تھے ان پر انتخاب کی نظر ڈالی اگر کوئی لفظ ثقیل و گرانی ہو اس کو معلوم ہوا تو اسے ترک کر دیا یا اس کو اختیار کر لیا۔ خیالات کا استاد کوئی نہیں ہوتا بندش اور عبارت کی صفائی دیکھی جاتی ہے استاد کا فرض ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر شاگرد باعتبار خیالات استاد پر فضیلت رکھتے ہیں۔ بہرحال سبب یہ کہ ادبی سوسائٹی خصوصیات زبان کی حفاظت کا بار اپنے ذمہ نہیں لیتی وہ مقام جہاں خصوصیات مذکورہ کی حفاظت کرنے والے قدر اور زیادہ ہوں مرکز مانا جائیگا یہ نہیں اسکے انہیں لازم ہے کہ وہ کد و کاوش تفحص و تحقیق سے کام لیں۔ ورنہ تباہی کے ذمہ دار وہ ہوں گے ہر جگہ کی اردو مختلف ہوگی اور دوسرے اسے سمجھ نہ سکیں گے۔ تعصب سے کام نہیں چل سکتا۔

مطلب یہ ہے کہ حفاظت زبان کے حق میں لکھنؤ کی بیکاری و جہالت کس بیدردی و عدم اتفاق تک مفید ہوئی۔ جید ادب ناشناس اور آدمیوں کا ایک گروہ لکھنؤ کی گود میں بیٹھ کے اسکی روایتی کیسی شستہ کا دارو سکتا ہے۔ نہایت بیدردی اور دلبستگی کے ساتھ اساتذہ کا ماضی و حال پر ناطور اعتراض کرتا اور اسکی تضحیک اسکا شیوہ ہے۔ سوسائٹی منظم نہیں۔ لکھنؤ والوں کے ہاتھ میں قلم نہیں۔ مالی و دریکاری کی مصیبتیں کہاں۔ یہ زبان کا دعوے اور زبان اور لٹے جاتے ہیں۔ خود لکھنؤ والے بھی آپس میں اتحاد و اتفاق نہیں رکھتے۔ انجمن سیف اللادب کو کستی ہے سرقہ الادب کہہ سکتا ہے۔

اگر ایک کہا جائے جو اور ہو عیب مشہور کر دیا کہ یہ بھی آئی پیری جماعت انجمنیں ہیں ان کی انجمنیں بچا نہ سکی تنقیح کرتی علم نہ ہو تو چلتی ہے۔ رہنمائی کا دعویٰ کرے۔ کسی کام میں اختلاف شکست کر کے دماغ کی دہیں خیالات سے اپنی ذاتی شہرت کا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اور جناب مرزا محمد عسکری صاحب یا جناب نظم طباطبائی صاحب یا جناب فصاحت پہوغنہ صاحب یا جناب تقی رنا ثاقب وغیرہم انھیں تک پہنچاتے ہیں۔ لکھنؤ میں کوئی رسالہ اہل لکھنؤ کے اہتمام سے جاری ہو جاتا ہے تو نہ اسکی عشریں نگاہی کرتے ہیں نہ خریدار ہوتے ہیں نہ بحیثیت خاص مشورہ دیتے ہیں نہ مالی مدد کرتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں اردو کا جو حشر ہوگا وہ تاتا جناب طباطبائی کی کم میں کہا نے سے آجائے گا۔ جناب طباطبائی کی اختلاف مزاج کا حال اردو ادب کے جلسے میں صحیح ہو چکا ہے اور اگر کل کر جانے سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ لکھنؤ کا کوئی فرد اس لفظ کے معنی سے جاہل نہیں آج کی حالت پر اتفاقات نہ کیجیے اسلیے کہ ختم زندگی ہو سکے۔ (یہی لفظ ہو صرف ایک لفظ کی شرح پر ختم کرتا ہوں) میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ مسٹر فلرسٹ کی ہندوستانی و انگریزی ڈکشنری میں جسے چھپے ہوئے سوا سو برس سے زیادہ زمانہ گزرا یہ لفظ رنگ میں کسی چیز کو ڈبونے کے ہم معنی ہے میں نے یہ ڈکشنری نہیں دیکھی البتہ [illegible] کی تیار کی ہوئی ڈکشنری جسکے مصنف جان شکسپیر مشہور مستشرق ہیں میرے سامنے ہے وہ ڈوب کی شرح یوں کرتے ہیں To dip in dhie (dye) or colouring (a cause)

(کسی چیز کو رنگ میں ڈبو دینا) تعجب ہے کہ سادہ و عام جیسی اگر یا اس لفظ سے واقف ہوں تمام لکھنؤ اسکے معنی جانتا ہو اور نہ جانیں تو غالب کے اصلاح دینے والے جناب نظم و ثنا نہیں (کیا؟)

اصول لغت (...) کے ماہر خوبی سمجھ سکتے ہیں کہ غبی اور خشن سے تمام الفاظ یا معنی کا اظہار ہوتا ہے۔ فرضے میں ہو ادا ہو تو کی ڈوبو دی

عدالت (دیوانی)

سمن بنام فریق ثانی مقدمہ

(۔۔۔۔ ۔ ۔۔۔۔)

نمبر مقدمہ ۲۱۹۰ [illegible]

بہ عدالت [illegible] صاحب [illegible] صاحب [illegible] آنریری منصف [illegible]

[illegible] مدعی

[illegible] مدعا علیہ

بنام

[illegible]

ثبت شد بمہر عدالت [illegible] بتاریخ [illegible] ماہ [illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]



اعلان

ڈھنڈورا ہے۔ خلق خدا کی ، ملک بادشاہ کا ، حکم ساری قوم کا ۔ جو یا سر پیر ہندوستان کو آزادی دی جائے گی ضرور ۔ کرام دم ۔ کو مدم ۔ کرام دم !!!

پنچ :- ابھی پوری طرح ہوا ہوا ۔ رولٹ ایکٹ ۔ پریس ایکٹ ۔ انڈیا ایکٹ ۔ یہ ایکٹ وہ ایکٹ کی دھال چرم نقارہ و آواز دم ہے ؛



گل بصد جلوہ برآمد شگفت در بہشت

یا باد صبا حکایتے گفت در بہشت

بلبل و ہر بیں کردہ چمن بیں ہو دو

سر بلند و غنچہ کردہ شگفت در بہشت

اگر آپ خواب میں بھی جانا چاہیں پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا چاہیں تو اصل گل عطر ... سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ تازہ کا مزہ ہے۔ اس کی خوشبو یاد رہے

ڈوبنے کے ہیں۔ یا اسکا تلفظ ظاہر کرنے والے الفاظ کا مخفف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

مثلاً انگریزی لفظ ارینا۔ فرط دینا۔ ڈوبنا۔ زیر آب ہونا۔ ڈوبنا۔ ڈبونا۔

(یونانی) ڈوب۔ ڈوبنا

(ڈوب) (سنسکرت مصدر) ... اسی آواز پیدا ہوتی ہے اور ساکن اصل جو اغوطہ میں اپنی آواز پوری ظاہر کرتا ہے ثقیل ہونے کے باعث ب یا پ سے بدل جاتا ہے۔ انگریزی میں ڈپ ... اسکا تلفظ تھا۔ سنسکرت میں ڈ اور ساکن ہوتا ہے۔ فارسی زبان کے لفظ میں کوئی امتیاز نہیں رہی اور دونوں ایک ہی شے ہے۔

(ڈوب عربی) (غوطہ) (ڈوبنا ہوا) اور چرم رنگنا۔ رنگنے اور رنگنے کے معنی بھی آ رہے ہیں لئے گئے ہیں۔ یعنی رنگنے کی کیفیت اور فعل ظاہر کرتا ہے۔ ڈوب (عربی) کسی کام میں رنج اور رنجوری کا امتیاز دکھلاتا ہے۔ یہی ڈوب دیئے ہوئے اور رنگے ہوئے کپڑے کی حالت ہے۔

دو یا (دیا) (بمعنی بھلا فارسی) ... کے درخت میں ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے انگلستان میں اُس کو ریشم کرا ہی کپڑے کے رنگوں میں ڈوب دیتے اور رنگتے تھے۔ یہ رو پالی ... ہوتا۔ ۳۰۰۰ برس اُس طرف سے کی سرخ عطاروں کی دکان سے دستیاب ہوتا تھا۔ اب رنگ کی پڑیوں نے اس کا بھی رواج کر دی۔ اسکی شکل دانہ مُشک سے مشابہ ہوتی ہے۔ اسمیں ڈوب دئے ہوئے کپڑے کا رنگ کبھی پھیکا نہیں بہت پختہ اور شوخ ہوتا ہے۔ اسی سبب سے اس کا نام بھی باعتبار ڈوب رنگنے کے رکھا گیا۔ اب فارسی کے اصلی الفاظ مفقود ہو کر انکی جگہ عربی الفاظ نے ایرانیوں کی غفلت سے غصب کر لی۔ ورد دیا ...

کو مطابق کوئی مصدر یا اسم فارسی لغت میں موجود ہوتا گر نہیں ہے۔ ایک ترکی (آبادی) ہے یہ بھی اسم ہے ہے۔ مصدر و مشتقات میں گاہ ب سے بدل جاتی ہے۔ جیسے از خشن سے ...

حضرت طباطبائی کا حال اس دیا فی علی سے واضح ہوتا ہے:

اور کہا دیکھی کیجو رنگ ہم کا یاد سب روکے الّا انیم!

دربارِ الادب و الانشا

وبعد۔ جناب اردو اور آپ نے تشبیہ کے نکتے اشارے کئے



دستِ غضب میں جان ہو اب ہر کیا کروں — پکڑ کے اِدھر اُدھر کھینچتا ہے کر دو ٹکڑے

ہیں۔ جن بیماروں کی نگاہ صرف صحیح الصنائع تک پہنچ کے رہ گئی ہے وہ حیران ہونگے تشبیہ الہ کے مقابل ... کے اور بھی اقسام ہیں مثلاً تشبیہ الشئ بنفسہ۔ تشبیہ البرہان۔ اختراع۔ عکس اختراع۔ تشبیہ النفی۔ تشبیہ المفرد۔ تشبیہ السلب۔ تشبیہ ... تشبیہ الحسن وغیرہ کئے اُنھوں ان کا بھی نام نہ دیا ہو۔

(۳) مختلف الفاظ سے ایک ہی مطلب و مضمون ادا کرنا علم بیان کا منشا ہے کہ اس سے افادہ کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ اسکے مبادی بعض عقلی ہیں خلاف ذیل تشبیہات۔ علاقہ نسبت اور بعض وجدان و ذوق سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ نے تمام شغف صاحب کے بعض

الفاظ پر باعتبار علم معانی و بیان دلائل پیش فرمائے۔ اور بعض میں اجمال سے کام لیا ہے یا اظہار حصول لغت پر تقریر ختم کر دی ہے۔ اگر جناب جلد تر تفصیل فرمائیے تاکہ ان لوگوں نے غلطی کی طرح صرف یہ ہی لیا ہے کہ الفاظ و بازاری ہیں ہوتے ہیں ان کے مرض و درس کا علاج ہو سکے۔ ایڈیٹر

تصحیح مضمون تفصیل اجمال

مورخہ ۲۰۔ اکتوبر

صفحہ ۵ سطر پنجم مضمون جلد ۲ میں نمبر بجائے جواب پیش کیا گیا۔

صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ... صحیح ہے۔

صفحہ ۹ کالم ۱۔ آخری سطر سے پہلے یہ عبارت پڑھنا چاہیے ... نازش بالہوس سے تعلق کی کوشش کا ایک مصرع درست ہے ڈوب پہ ڈوب تم لیتے ہے۔

صفحہ ۹۔ کالم ۱ سطر ۴ جو الفاظ انتخاب جملہ صحیح ہے۔

صفحہ ۹ کالم ۲ سطر ۲ یوں چاہیے وہ چشم کی جگہ ... غلط ہے۔

صفحہ ۹۔ کالم ۲ گیارھویں سطر کے بعد یہ عبارت چاہیے چشم کی جگہ میر صاحب آنکھوں میں بھی سرمہ کا زنبار نظر فرماتے ہیں (روایت تمام ہے)

کہیں آنکھوں میں تو سرمہ کا زنبار رکھے ہے

صفحہ ۹ کالم ۱ سطر ۲۲ صحیح مصرع یہ ہے چشم ہو تو آئینہ خانہ ہے دہر

اسم نویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ الکریم

پنچ مال خدا - خدا مال پنچ

[illegible]

اما بعد بعض حضرات کا ذاتی اعتقاد ہے کہ یہ پنچ
گزرے ہیں ... شہید گئے تھیں ... اس کی کوئی
دلیل ... صحیح ہونے کی نہیں ... انھوں
نے ... کی قسم کھائی ہے ... ہے کہ
ایک بہت بڑی دلیل ... ہو جاتی ہے
... خود ہی تحقیق فرمایئے۔

(۱) چنانچہ ... سو برس سے لکھنؤ میں
سکونت ... مفتی ... معتبر
... مفتی گنج ... صاحب
کی مسجد ... کے خاندان یادگار رہی۔

[illegible]

(۲) ... مفتی گنج ...
... مفتی صاحب ...
تھے۔ ... باغ کی زمین پر حضرت شاہ ... کی
قبر تھی جب نواب سعادت علی خاں نے اس مقام پر
باغ بنانا چاہا ... کہ شاہ صاحب کی ...
... بزرگ
... کے ... تھے
مگر انھوں نے ... کے لیے تمام ...
... لوگوں نے سبب پوچھا ...
... آپ ... سے مقابلہ ...
... پر ... پیر صاحب
... حاضر ... شیخ ...
... کی حد سے ...
... ایک ... کی ... جائے اور
... سالم حالت میں ... دوسری جگہ ... رکھ دیا جائے۔
چنانچہ ... تمام ... کی قبر ... کے
... کی زمین ...
کی بنیاد رکھی گئی۔ باغ کی ... بیگ ... ہے۔

[illegible]

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

[illegible]

سکہ سنچار کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

[illegible]

منیجر دواخانہ معدن الادویہ لٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۰ء

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

[illegible]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

[illegible]

استاد محمد علی خان

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اُردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجئے۔ منیجر جنرل بکڈپو پاٹانالہ لکھنؤ

[illegible] لکھنؤ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۸۳